

## 6 بیرونی شعبہ

### 6.1 عمومی جائزہ

جدول 6.1: بیرونی کھاتے کا خلاصہ (جولائی تا فروری)				
ارب ڈالر				
میں 10ء	میں 11ء	مطلق فرق	فیصد فرق	
-3	-0.1	2.9	96.8	الف۔ جاری حسابات کا خسارہ
-7.6	-7.2	0.4	5.3	i۔ تجارتی توازن
12.5	15.5	3	23.7	برآمدات
20.1	22.6	2.6	12.8	درآمدات
4.5	7.1	2.5	55.7	ii۔ نا دیدہ توازن
5.8	7	1.2	20.3	ترسیلات
3	1.4	-1.6	-53.7	ب۔ مالی/سرمایہ توازن
1.3	1	-0.3	-21.8	i۔ براہ راست بیرونی سرمایہ کاری
-0.3	0.2	0.5	176.3	ii۔ بیرونی تزدانی سرمایہ کاری
2	0.1	-1.9	-93.7	iii۔ دیگر سرمایہ کاریاں
0.5	0.2	-0.2	-50.4	ج۔ اغلاط اور محمول چمک
0.5	1.6	1.1	212.7	د۔ مجموعی توازن

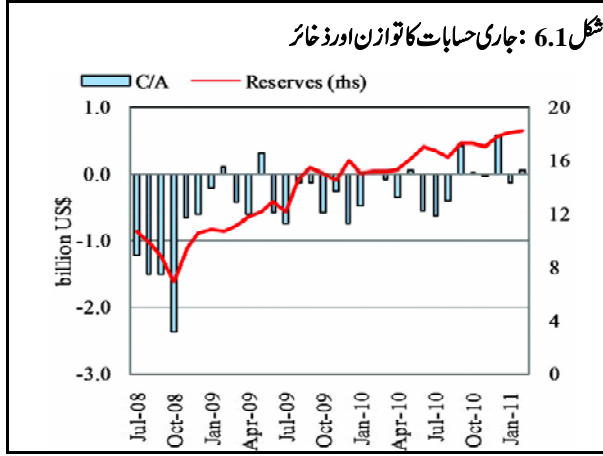
جولائی تا فروری مالی سال 11ء کے دوران پاکستان کے بیرونی کھاتے میں 1.6 ارب ڈالر کی اضافی رقم آئی جبکہ گزشتہ مالی سال کے اسی عرصے میں 0.5 ارب ڈالر اضافہ ہوا تھا۔

بیرونی کھاتے میں یہ بہتری جاری حسابات کے خسارے میں نمایاں کمی کا نتیجہ تھی کیونکہ جولائی تا فروری میں 11ء کے دوران مالی کھاتے کی فاضل رقم گزشتہ سال کے اسی عرصے کی نسبت خاصی کم ہو گئی (دیکھئے جدول 6.1)۔

جاری حسابات کے خسارے میں یہ کمی تمام ذیلی مدات کے تعاون سے ہوئی اور سب سے بڑا حصہ جاری منتقلیوں سے آیا جو 1.6 ارب ڈالر بڑھ گیا جبکہ خدمات کے کھاتے میں 0.7 ارب ڈالر اضافہ ہوا۔

جاری منتقلیوں اور خدمات کے کھاتے میں اس بہتری سے قطع نظر جولائی تا فروری میں 11ء کے دوران سب سے زیادہ حوصلہ افزا امر یہ ہے کہ دشواریوں کے باوجود برآمدات میں 23.7 فیصد نمو ہوئی۔ برآمدات میں نوعاً عامی اقتصادی بحالی کے بعد ایشیا کی اکائی قیمت بڑھنے کا نتیجہ معلوم ہوتی ہے۔ اب تک کی برآمدی کارکردگی سے پتہ چلتا ہے کہ یہ رجحان برقرار رہا تو پاکستان میں 11ء میں برآمدات کا نیاریکارڈ قائم کرنے کے قابل ہو جائے گا۔

حکومت اقتصادی اصلاحات کے حوالے سے بین الاقوامی مالی اداروں کو اپنے اخلاص کا یقین نہ دلا سکی، نیز اقتصادی مسائل بھی برقرار رہے چنانچہ اس کا منفی اثر مالی کھاتوں پر پڑا۔ طویل مدتی بیرونی قرضوں میں زبردستی کمی واقع ہوئی جو گزشتہ سال کے 1.7 ارب ڈالر سے گرا کر محض 342 ملین ڈالر رہ گئے تاہم سرمایہ کاری کسی حد تک بہتر ہوئی جس کی واحد وجہ صکوک سے متعلق 600 ڈالر کی عدم ادائیگی تھی اور گزشتہ سال سرمایہ کاری اسی وجہ سے گر گئی تھی۔ اس کے نتیجے میں جولائی تا فروری میں 11ء کے دوران مالی اور سرمایہ کھاتے کی فاضل رقم کم ہو کر 1.4 ارب ڈالر رہ گئی جو کہ گزشتہ سال کے اسی عرصے میں 3 ارب ڈالر رہی تھی۔



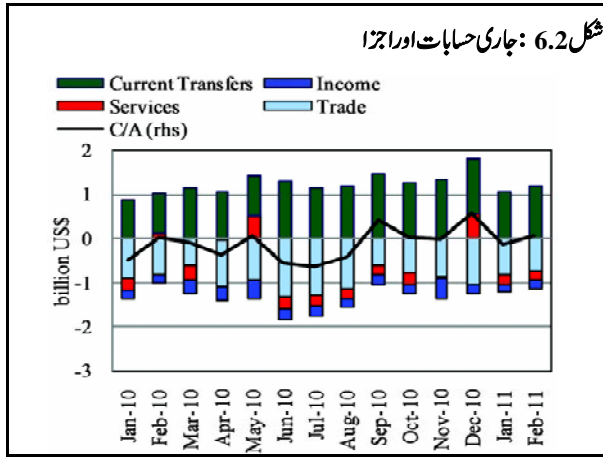
تاہم اس فاضل رقم نے زرمبادلہ کے ملکی ذخائر بہتر بنانے میں مدد دی اور یہ ذخائر فروری 2011ء کے اختتام پر تاریخ کی بلند ترین سطح 18.1 ارب ڈالر پر جا پہنچے (شکل 6.1)۔ معقول مقدار میں ترسیلات زر اور برآمدی رقوم کی بنا پر کثیر زرمبادلہ بین ال بینک بازار مبادلہ میں داخل ہوا جس سے زیر جائزہ عرصے کے دوران روپے پر دباؤ کسی حد تک کم ہو گیا چنانچہ اس دوران روپے کی قدر محض 0.24 فیصد گری جبکہ گذشتہ سال اسی عرصے میں 4.5 فیصد گری تھی۔

جاری حسابات کا خسارہ موجودہ رفتار سے بڑھتا رہا تو رواں مالی سال یہ جی ڈی پی کے دو فیصد سے کم رہے گا جو ایک عمدہ پیش رفت ہوگی کیونکہ صرف دو سال قبل یہ خسارہ جی ڈی پی کا تقریباً 6 فیصد تھا، تاہم اطمینان کی کوئی گنجائش نہیں کیونکہ خسارے میں حالیہ کمی بنیادی طور پر عبوری وجوہات سے ہوئی ہے۔ اس وقت تجارتی خسارہ پاکستان کی روایتی برآمدات کی اکائی قیمت بڑھنے کے باعث کم ہے اور قیمتیں معمول پر آنے سے یہ مستحکم ہو سکتا ہے۔ اسی طرح درآمدی اخراجات جو ملکی اقتصادی سرگرمیوں میں سست روی اور اجناس کی عالمی قیمتیں گرنے کے باعث گذشتہ مالی سال کے اختتام پر نسبتاً کم ہو گئے تھے جولائی 2011ء سے بڑھ رہے ہیں اور اجناس کے عالمی، خصوصاً تیل کے نرخوں میں مزید اضافے سے زور پکڑ سکتے ہیں۔

خدمات کے کھاتے میں بہتری لاجسٹک سپورٹ کی بنا پر آئی جس کی آمد کے وقت کے حوالے سے یقینی طور پر کچھ نہیں کہا جاسکتا۔ اسی طرح مشرق وسطیٰ میں جاری بحران کے نتیجے میں جاری منتقلیاں بھی متاثر ہو سکتی ہیں۔ صورتحال کو مزید گہبیر بنانے والا امر یہ ہے کہ مالی کھاتے میں یہ سست روی قلیل مدتی نہیں بلکہ وسط سے طویل مدتی معلوم ہوتی ہے۔ سرمایہ کاری رقوم میں اضافہ اسی وقت ممکن ہے جب امن وامان بہتر ہو، اور سیاسی و اقتصادی استحکام ہو، جبکہ بیرونی قرضوں کی آمد کا انحصار اس امر پر ہے کہ حکومت سیاست پر اثر انداز ہونے والی اصلاحات نافذ کرنے میں مخلص ہو۔

لہذا جاری حسابات میں خرابی رونما ہوئی تو موجودہ حالت میں مالی کھاتہ اس خرابی کو سہارنے کے قابل نہیں ہوگا اور ملک کو لامحالہ اپنے ذخائر سے مدد لینے پڑے گی جو اس وقت شرح مبادلہ کے لیے استحکام کا باعث بن رہے ہیں۔ چند برس قبل بھی یہی صورتحال تھی جب ملک آئی ایم ایف سے مدد لینے پر مجبور ہو گیا تھا۔

نومبر 2008ء میں آئی ایم ایف کے ساتھ طے پانے والا اسٹینڈ بائی آرینج منٹ فی الحال معطل ہے کیونکہ پاکستان اپنے وعدے پورے کرنے میں ناکام رہا۔ آئی ایم ایف کی شرائط پر عمل درآمد سیاسی لحاظ سے بلاشبہ دشوار ہے تاہم معیشت کو مستحکم بنیادوں پر استوار کرنے کے لیے عمل درآمد ضروری ہے۔ آئی ایم ایف کو قبول کرنا نہ صرف اس لیے اہم ہے کہ آئی ایم ایف اور آئی ایم ایف سے توثیق لینے والے ڈوڑار اداروں کی جانب سے رقوم پھر سے ملنے لگیں گی بلکہ اس لیے بھی کہ حکومت کی پالیسیوں پر بیرونی اور ملکی سرمایہ کاروں کا اعتماد بحال ہو جائے گا۔

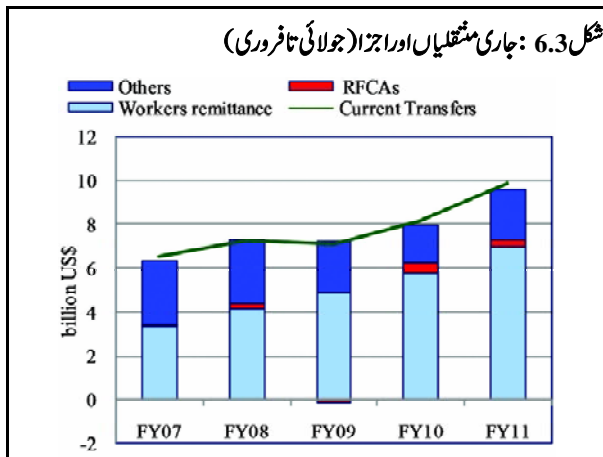


ماضی کا تجربہ بتاتا ہے کہ نامقبول فیصلوں سے گریز اچھا نہیں ہوتا، مسائل مزید الجھتے ہیں اور معیشت کے لیے نقصان دہ ثابت ہوتے ہیں۔

### 6.2 جاری حسابات کا توازن

رواں مالی سال کا آغاز اچھا نہ تھا، ابتدائی دو ماہ میں جاری حسابات کا خسارہ 18 فیصد تھا تاہم بعد کے مہینوں میں نمایاں بہتری آئی۔ ستمبر میں جاری حسابات میں 419 ملین ڈالر کی، اور دسمبر میں 500 ملین ڈالر کی فاضل رقم آئی۔ چنانچہ جولائی تا فروری م 11ء کے دوران جاری حسابات کا خسارہ صرف 98 ملین ڈالر رہا جبکہ گزشتہ سال اس عرصے میں یہ 3 ارب ڈالر تھا (دیکھئے شکل 6.2)۔

تجارتی کھاتہ<sup>1</sup> جو کہ جاری حسابات کا سب سے بڑا حصہ ہے اور جوان حسابات کی مجموعی کارکردگی پر بڑی حد تک اثر انداز ہوتا ہے، کا خسارہ زیر جائزہ عرصے میں 5.3 فیصد گھٹ گیا جبکہ گزشتہ سال اس عرصے میں 20.1 فیصد تخفیف ہوئی تھی۔ اہم بات یہ ہے کہ گزشتہ سال تجارتی کھاتے میں بہتری درآمدی بل میں نمایاں کمی سے آئی تھی، رواں مالی سال بہتری کی وجہ مستحکم برآمدی نمو تھی جس نے 10.2 فیصد درآمدی نمو کے اثرات کو زائل کر دیا۔



جولائی تا فروری م 11ء کے دوران تجارتی خسارے میں معمولی کمی کے برعکس خدمات کا خسارہ 43.7 فیصد گھٹ گیا جس کی وجہ لاجسٹک سپورٹ کے تحت 743 ملین ڈالر کی وصولی تھی۔ تاہم یہ وصولی نہ ہوتی تب بھی خدمات کے خسارے میں 16.3 فیصد تخفیف ہو چکی تھی۔ اس سلسلے میں ٹرانسپورٹ، سفری خدمات اور دیگر کاروباری خدمات کے ذیلی گروپوں نے عمدہ کارکردگی دکھائی۔

جاری حسابات میں بہتری لانے میں اگرچہ تمام

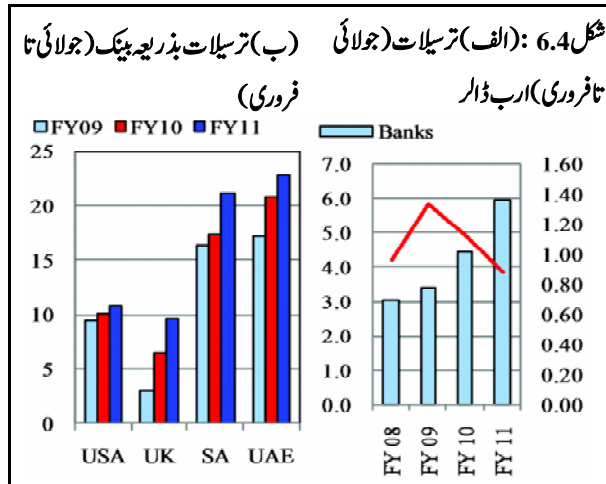
ذیلی مدات نے اپنا حصہ ادا کیا تاہم جاری منتقلیوں کا حصہ سب سے زیادہ رہا۔ کارکنوں کی ترسیلات میں مستحکم نمو برقرار رہنے اور سیلاب زدگان کے لیے امدادی رقم کی آمد سے جولائی تا فروری م 11ء کے دوران جاری منتقلیاں 20.7 فیصد بڑھ گئیں (دیکھئے شکل 6.3)۔

<sup>1</sup> تجارت پر تفصیلی بحث کے لیے ذیلی سیکشن 6.2 دیکھئے جس کے اعداد و شمار یہاں پیش کردہ اعداد و شمار سے مختلف ہیں کیونکہ دونوں مختلف ذرائع سے لیے گئے ہیں۔

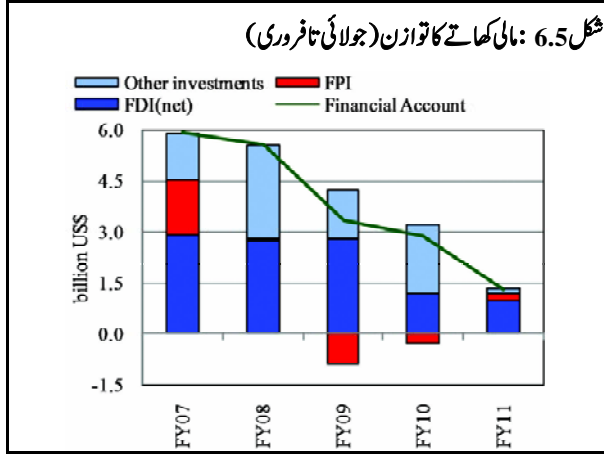
جدول 6.2: کارکنوں کی ترسیلات بلحاظ ملک (جولائی تا فروری)				
ملین ڈالر				
ممالک	م 10ء	م 11ء	حصہ (فیصد)	شرکت (فیصدی درجے)
خلیجی علاقہ	3294.1	4010.1	57.6	12.4
بحرین	101	103	1.5	0
کویت	297.1	308.8	4.4	0.2
قطر	243.3	198.9	2.9	-0.8
سعودی عرب	1148.9	1563	22.4	7.2
سلطنت عمان	185.5	209.4	3	0.4
عرب امارات	1328.3	1627.1	23.4	5.3
امریکہ	1173.2	1298.3	18.6	2.2
برطانیہ	596.3	770.9	11.1	3
کینیڈا	71.6	127.6	1.8	1
جرمنی	57.5	67.5	1	0.2
جاپان	4.3	3	0	0
ناروے	24.8	24.8	0.4	0
دیگر	564.3	661.1	9.5	1.7
مجموعہ	5786.1	6963.3	100	20.3

کارکنوں کی ترسیلات  
جولائی تا فروری م 11ء کے دوران بھی مستحکم طریقے سے آتی رہیں اور ان میں 20.3 فیصد نمو ہوئی جبکہ گذشتہ سال 17.6 فیصد نمو ہوئی تھی۔ ایسا پہلی بار ہوا کہ ان سات میں سے تین مہینوں میں ماہانہ ترسیلات 900 ملین ڈالر سے بڑھ گئیں۔

ملکوں اور علاقوں کے لحاظ سے دیکھا جائے تو ترسیلات میں 57 فیصد حصہ خلیجی علاقوں کا ہے جس کے بعد امریکہ اور برطانیہ کا نمبر ہے (دیکھئے جدول 6.2)۔ خلیجی علاقے میں عرب امارات سے آنے والی ترسیلات کا حصہ سب سے زیادہ اور اس کے بعد سعودی عرب کا ہے۔ دبئی سے آنے والی ترسیلات خوش قسمتی سے دوبارہ بڑھ گئی ہیں کیونکہ بحرین سے نکل آنے کے بعد وہاں اقتصادی سرگرمیاں جزوی طور پر بحالی ہوئی ہیں۔ چنانچہ جولائی تا فروری م 11ء کے دوران دبئی سے ترسیلات 33.6 فیصد بڑھ گئیں، گذشتہ سال اس عرصے میں 14.6 فیصد کی توقع ہوئی تھی۔



جہاں تک ذرائع کا تعلق ہے بینکوں کے ذریعے ترسیلات کی آمد م 09ء سے متواتر بڑھ رہی ہے جبکہ مبادلہ کمپنیوں سے آمد گری رہی ہے (دیکھئے شکل 6.4 الف)۔ ترسیلات کے ذرائع میں آنے والی اس تبدیلی کے کئی اسباب ہیں۔ غالباً ایک وجہ زارکو اور خانانی اینڈ کالیا جیسی بڑی مبادلہ کمپنیوں پر قانون نافذ کرنے والے اداروں کے چھاپے تھے جن کی بنا پر کارکن مبادلہ کمپنیوں کے توسط سے رقم بھجوانے سے گریز کرنے لگے۔ تاہم ایک اہم وجہ رقم کے ارسال کنندہ کو سہولت دینے کی غرض سے اسٹیٹ بینک اور حکومت کے حالیہ مشترکہ اقدامات



ہیں جن سے بینکوں کا واسطہ استعمال کرنے کی حوصلہ افزائی ہوئی ہے۔ ایسے بعض اقدامات یہ ہیں: (1) رقم کی بین الینک ہاتھ کے ہاتھ منتقلی (آئی بی ایف ٹی)<sup>2</sup> کی سہولت، (2) کاؤنٹر پرفنڈ رقم وصول کرنے کی سہولت<sup>3</sup> اور (3) وصول کنندہ کے بینک اکاؤنٹ میں رقم کے براہ راست اندارج کی سہولت۔ گذشتہ دو برس کے دوران پاکستان ری بی ٹیس انی شیپ ٹیو (پی آر آئی) نے بھی (بینکوں اور مٹنی پیمنٹرز کے ساتھ دوطرفہ انتظامات کے تحت) تقریباً 200 طریقے وضع کیے ہیں، اور باضابطہ ذرائع سے ترسیلات بڑھانے کے لیے کارکنوں اور سمندر پار ایجنٹوں کے مسائل حل کیے ہیں۔

### 6.3 مالی کھاتے کا توازن

مالی کھاتے کے توازن میں کمی کا جو رجحان مئی 09ء سے شروع ہوا تھا جولائی تا فروری مئی 11ء میں بھی جاری رہا۔ حالیہ کمی کی واحد وجہ دیگر سرمایہ کاری واجبات (قرضہ جات) میں تخفیف ہے کیونکہ اس عرصے کے دوران بیرونی سرمایہ کاری رقم کی آمد معمولی سی بہتر ہوئی۔

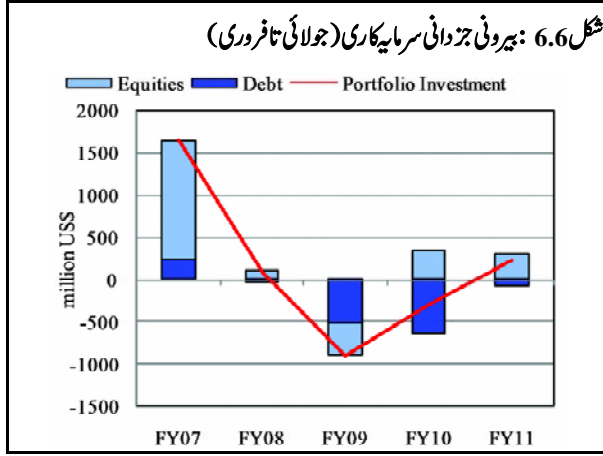
دیگر سرمایہ کاریوں میں تیزی سے کمی کی بڑی وجہ اس بار ایس ڈی آر کے یکبارگی اختصاص کی عدم موجودگی ہے جس نے گذشتہ سال دیگر سرمایہ کاری واجبات میں اضافہ کر دیا تھا۔ تاہم ایس ڈی آر کے اختصاص کو نظر انداز کرنے کے بعد بھی دیگر سرمایہ کاریاں گذشتہ سال سے کم رہیں جس کا اہم سبب قرضے کی خالص رقم کا کم ہونا اور برآمدی بلوں کی عدم ترسیل کا بڑھنا ہے (دیکھئے شکل 6.5)۔

جولائی تا فروری مئی 11ء کے دوران خالص بیرونی سرمایہ کاری میں 33.5 فیصد کا سال بسال اضافہ ہوا۔ اس مد میں براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کی کارکردگی مسلسل دوسرے سال بھی خراب رہی تاہم بیرونی جزدانی سرمایہ کاری میں 232 ملین ڈالر کی خالص آمد ہوئی جبکہ گذشتہ سال اس عرصے میں 304 ملین ڈالر خالص کمی ہوئی تھی۔ اس بہتری کی واحد وجہ گذشتہ سال کے مقابلے میں اس سال قرضہ تمسکات کے تحت رقم کا کم اخراج تھا<sup>4</sup> (دیکھئے شکل 6.6)۔

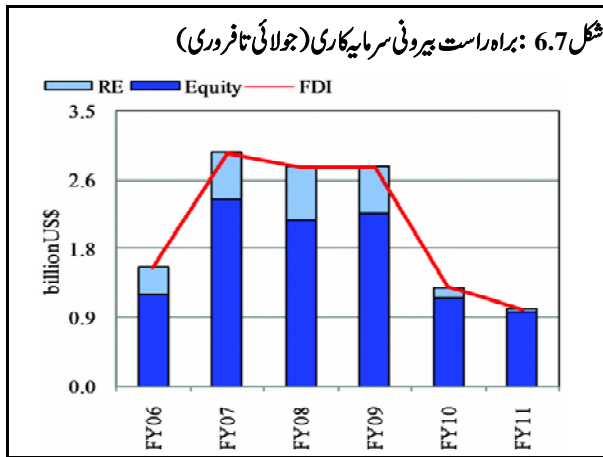
<sup>2</sup> آئی بی ایف ٹی میں وصول کنندہ کے بینک کا بیرون ملک مبادلہ کمپنیوں/بینکوں کے ساتھ لین دین کا انتظام ہوتا ہے۔ ارسال کنندہ ان مبادلہ کمپنیوں اور بینکوں کے ذریعے وصول کنندہ کے اکاؤنٹ میں فوراً رقم منتقل کر سکتا ہے۔

<sup>3</sup> وصول کنندہ کا بینک اکاؤنٹ نہ ہو تو بھی وہ اپنا قومی شناختی کارڈ دکھا کر اور ارسال کنندہ کا بیرون ملک سے دیا گیا مخصوص کوڈ بتا کر رقم وصول کر سکتا ہے۔

<sup>4</sup> جنوری 2010ء میں 600 ملین ڈالر کے صلوک بانڈ کی ادائیگی کی بنا پر ایسا ہوا تھا۔



یہ حقیقت خاصی حوصلہ شکن ہے کہ جزدانی سرمایہ کاری میں بہتری کی وجہ ایکویٹی سرمایہ کاری میں اضافہ نہیں کیونکہ عمومی طور پر 2010ء کے دوران ابھرتی ہوئی منڈیوں میں سرمایہ رقوم کی آمد بحال ہوئی ہے۔ پیش گوئی کی گئی ہے کہ ابھرتی ہوئی معیشتوں میں بیرونی جزدانی ایکویٹی سرمایہ کاری 2011ء کے اختتام تک 186 ارب ڈالر تک جا پہنچے گی جبکہ 2005ء تا 2009ء کے دوران اس کی سالانہ اوسط 62 ملین ڈالر رہی ہے۔<sup>5</sup>



اسی طرح جنوبی اور جنوب مشرقی ایشیائی ملکوں میں براہ راست بیرونی سرمایہ کاری 2010ء میں 18 فیصد بڑھ گئی۔<sup>6</sup> خطے کی بہتر اقتصادی صورتحال کے باعث بیرونی اداروں سے منسلک کمپنیوں کے منافع میں نمو کا نتیجہ یہ نکلا کہ نو سرمایہ کاری آمدنی کی سطح نمایاں طور پر بڑھ گئی۔ خطے میں پیش رفت حوصلہ افزا رہی تاہم پاکستان میں بیرونی سرمایہ کاروں کی نفع یابی پر جن عوامل نے اثر ڈالا ان میں کمزور اقتصادی نمو، بد امنی، گردش قرضے کا مسئلہ اور بجلی کا بحران شامل ہیں۔ اس کی عکاسی نو سرمایہ

کاری آمدنی تیزی سے گرنے سے ہوتی ہے جس کا اندازہ اس امر سے کیا جاسکتا ہے کہ زیر جائزہ عرصے کے دوران براہ راست بیرونی سرمایہ کاری رقوم میں 36 فیصد کی نو سرمایہ کاری آمدنی گھٹنے سے ہوئی (دیکھئے شکل 6.7)۔

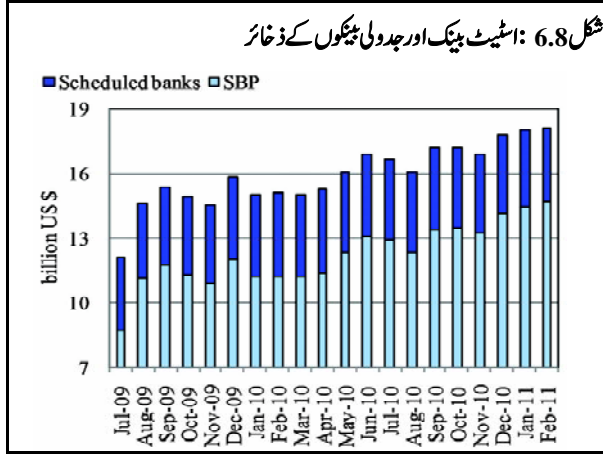
#### 6.4 زرمبادلہ کے ذخائر اور شرح مبادلہ

پاکستان کے بیرونی کھاتوں میں بہتری کی عکاسی زرمبادلہ کے ذخائر بڑھنے سے ہوتی ہے جو فروری م س 11ء کے اختتام پر 18.1 ارب ڈالر کی بلند ترین سطح پر جا پہنچے (دیکھئے شکل 6.8)۔ مجموعی ذخائر بڑھنے سے ذخائر کی شرح کفایت (درآمدات کی شکل میں) اختتام فروری 2011ء پر 28.6 فیصد تک جا پہنچی۔ اختتام جون 2010ء پر یہ 28.2 فیصد تھی۔

<sup>5</sup> "Capital Flows to Emerging Market Economies" آئی آئی ایف ریسرچ نوٹ، 4 اکتوبر 2010ء

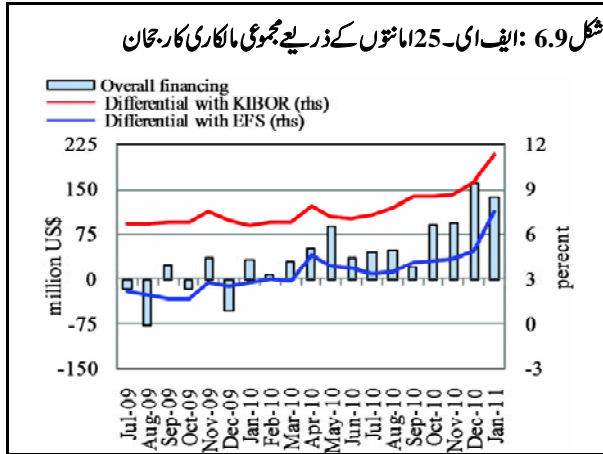
<sup>6</sup> اس علاقے میں جن ملکوں کو زیادہ رقوم ملیں ان میں سنگاپور، ہانگ کانگ، چین، ملائیشیا، تائیوان، اوریت نام شامل ہیں۔ "یو این سی ٹی ای ڈی گلوبل نوٹس" فرینڈز نمبر 5، 17 جنوری 2011ء

شکل 6.8: اسٹیٹ بینک اور جدولی بینکوں کے ذخائر



ماہانہ تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ اسٹیٹ بینک کے ذخائر میں جولائی تا فروری م س 11ء کے پورے عرصے کے دوران مثبت نمو ہوئی سوائے نومبر 2010ء کے، جب رقم کثیر طرفہ اور دو طرفہ ڈونرز کو قرضے کی واپسی کے ضمن میں 390.9 ملین ڈالر کا خالص اخراج ہوا۔ اس میں سے تقریباً 66 فیصد رقم آئی ایم ایف اور ایشیائی بینک کو ادا کی گئی (دیکھئے جدول 6.3)۔ تاہم کوآپلیکیشن سپورٹ فنڈ کی مد میں رقم آنے سے دسمبر اور جنوری کے دوران زرمبادلہ کے ذخائر بڑھ گئے۔

شکل 6.9: ایف ای۔ 25 مانتوں کے ذریعے مجموعی ماکاری کاراجان



جولائی تا فروری م س 11ء کے دوران اسٹیٹ بینک کے ذخائر کے برعکس جدولی بینکوں کے ذخائر میں 378 ملین ڈالر کمی واقع ہوئی۔ کارکنوں کی ترسیلات میں نمو سے جدولی بینکوں کے ذخائر کو فائدہ ہوا تاہم درآمدی اخراجات زیادہ ہونے سے یہ نمو ماند پڑ گئی چنانچہ ذخائر سے خالص اخراج ہوا۔

درآمدی ادائیگیوں کے علاوہ درآمدی قرضوں سے بھی زرمبادلہ کے ذخائر کم ہوئے۔ بیرونی کرنسی کی

شرح سود اور برآمدی ماکاری اسکیم اور نشانہ کا بیور کے مابین بڑھتے ہوئے تفریق کی بنا پر تجارتی قرضوں میں اضافہ ہوا (دیکھئے شکل 6.9)۔

زیر جائزہ عرصے کے دوران ملک کے بیرونی کھاتے مستحکم ہونے سے ڈالر کے مقابلے میں پاکستانی روپے میں نسبتاً استحکام آیا، چنانچہ روپے کی قدر صرف 0.24 فیصد کم ہوئی جبکہ گزشتہ برس اس عرصے میں 4.5 فیصد گری تھی۔

بیرونی کھاتوں میں استحکام کے علاوہ ایک پیش رفت یہ بھی ہوئی کہ اہم عالمی کرنسیوں کے مقابلے میں ڈالر کمزور ہوا جس کا فائدہ روپے کو پہنچا۔

جولائی تا فروری م س 11ء کے دوران نامیہ مؤثر شرح مبادلہ کے لحاظ سے روپے کی قدر 6.4 فیصد گری تاہم نسبی قیمتوں میں 6.7 فیصد اضافے نے اس کا اثر زائل کر دیا چنانچہ حقیقی مؤثر شرح مبادلہ اس عرصے کے دوران 0.4 فیصد بڑھی جبکہ گزشتہ برس 1.9 فیصد بڑھی تھی (دیکھئے شکل 6.10)۔

## تجارتی کھاتہ 7

جدول 6.3: اسٹیٹ بینک کے ذخائر			
ملین ڈالر			
م 11ء			
جولائی تا ستمبر	اکتوبر تا دسمبر	جنوری تا فروری	آمد رقم
3595.3	4039.6	2623.3	خرید
315	1225	950	قرضے اور گرانٹس
595.8	180.2	390.6	ایشیائی بینک
60.8	72.9	20	آئی ایم ایف
453.4	1.1	1.2	دیگر
2,685	2,634	1,283	امریکہ - لاجسٹک سپورٹ
0	743	0.3	پیپلز عسیتیں
1,969	1,283	906	امانتوں پر سود / ڈس کاؤنٹ
53.3	33.1	15.1	متفرق وصولیاں
662.7	575.4	361.5	جانے والی رقم
3333.1	3663.7	2055.9	بین الینک فروخت
90	0	0	قرض کی واپسی
365.1	431.2	199.2	آئی ایم ایف
91.8	124.2	84.2	ایشیائی بینک
84.8	177.4	44.7	دیگر
188.5	129.6	70.3	دیگر
2,878	3,233	1,856	جن میں سے
			پیپلز عسیتیں
1,944	1,709	1,525	دفاع
147.9	331.4	44.3	متفرق ادائیگیاں
197.2	379.5	286.9	ذخائر میں خالص تبدیلی
262.2	375.9	567.4	ماخذ: ڈی ایم ایم ڈی

برآمدات میں معقول نمو کے باوجود جولائی تا فروری م 11ء میں تجارتی خسارہ 7.9 فیصد بڑھ کر 10.3 ارب ڈالر ہو گیا (دیکھئے شکل 6.11)۔ یہ خسارہ بنیادی طور پر درآمدی بل میں 3.8 ارب ڈالر اضافے سے بڑھا جس نے برآمدی رقوم میں 3 ارب ڈالر نمو کے اثرات زائل کر دیے۔

جولائی تا فروری م 11ء کے دوران درآمدی بل میں جو اضافہ ہوا اس کا 50 فیصد سے زائد شکر، خام تیل، پام آئل، پیٹرولیم مصنوعات اور خام کپاس کی بڑھی ہوئی درآمد کا نتیجہ تھا۔ ایک جانب ان اجناس کی بلند ہوتی عالمی قیمتوں کے سبب درآمدی قیمتیں بڑھ گئیں اور دوسری جانب ملکی قلت اور زائد طلب کے باعث ان اجناس کا بلند درآمدی حجم درآمدی بل مزید بڑھانے کا باعث بنا (دیکھئے شکل 6.12)۔

جہاں تک برآمدات کا تعلق ہے، مجموعی برآمدی نمو میں ٹیکسٹائل اور نان ٹیکسٹائل دونوں شعبوں کا حصہ شامل رہا تاہم ٹیکسٹائل شعبے کا حصہ نمایاں تھا (دیکھئے شکل 6.13)۔ بیرون ملک طلب بڑھنے سے 8 برآمدی حجم میں اضافہ ہوا، نیز برآمدی نرخ بڑھنے سے بھی ٹیکسٹائل کے برآمد کنندگان کو فائدہ پہنچا۔ نان ٹیکسٹائل اشیاء میں خوراک، پیٹرولیم، اور دیگر اشیاء کے گروپوں کی برآمدات میں نمو ہوئی۔

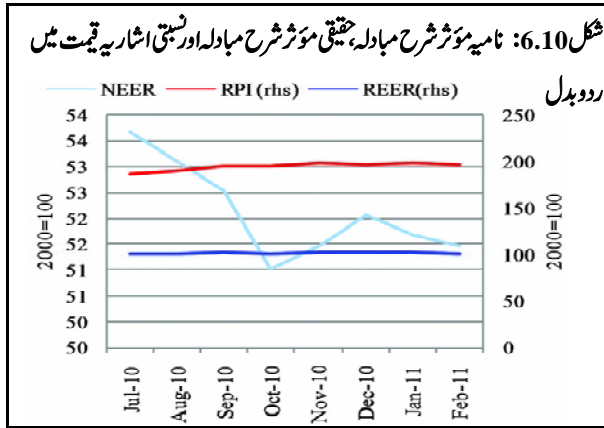
اجناس کے بلند عالمی نرخوں کی بنا پر برآمدی اشیاء کی قیمتیں بڑھ گئیں نیز روایتی منڈیوں کی طلب بہتر ہوئی اور چند نئی منڈیاں دریافت کی گئیں چنانچہ ان عوامل کے مجموعی اثر سے نان ٹیکسٹائل شعبے کی کارکردگی عمدہ رہی۔

اجناس، بالخصوص پیٹرولیم مصنوعات اور پام آئل کے عالمی نرخوں میں اضافے کے نتیجے میں مستقبل میں درآمدی بل بڑھنے اور تجارتی خسارہ وسیع

7 اس سیکشن کی بحث وفاقی ادارہ شماریات کے ڈیٹا پر مبنی ہے۔

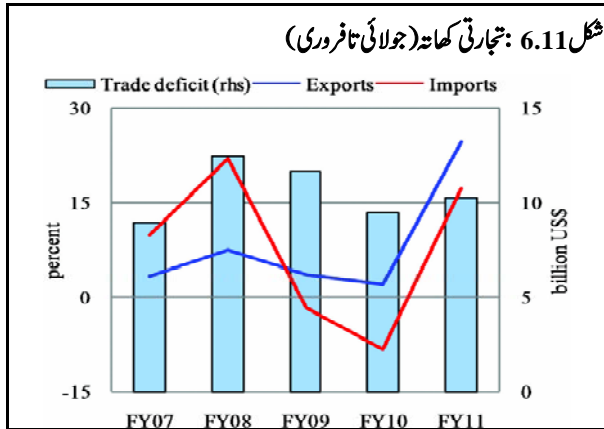
8 جولائی تا دسمبر م 11ء کے دوران دنیا بھر سے ٹیکسٹائل اور ملبوسات کی امریکی درآمد قدر کے لحاظ سے بالترتیب 22.8 فیصد اور 17.6 فیصد بڑھ گئی۔



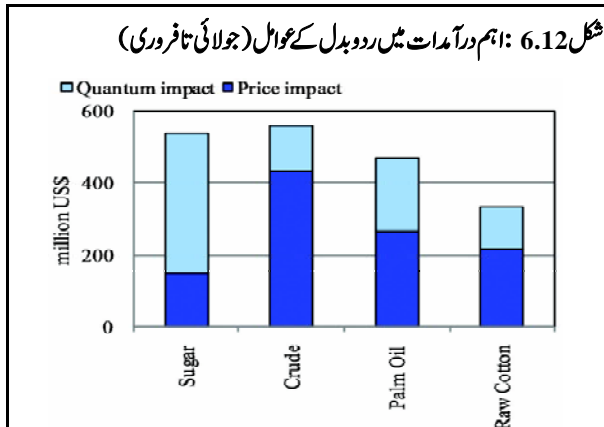


ہونے کا اندیشہ ہے۔ شکر اور کپاس جیسی بعض اہم اجناس کی قلت درآمدی بل پر اضافی بوجھ ڈالے گی۔ اگرچہ درآمدی رقوم بھی بیرونی طلب میں بہتری اور بلند نرخوں کے نتیجے میں معقول شرح سے بڑھنے کی توقع ہے تاہم زیادہ امکان یہی ہے کہ م س 11ء کے باقی عرصے میں درآمدی نمو درآمدی نمو سے بڑھ جائے گی۔

### برآمدات



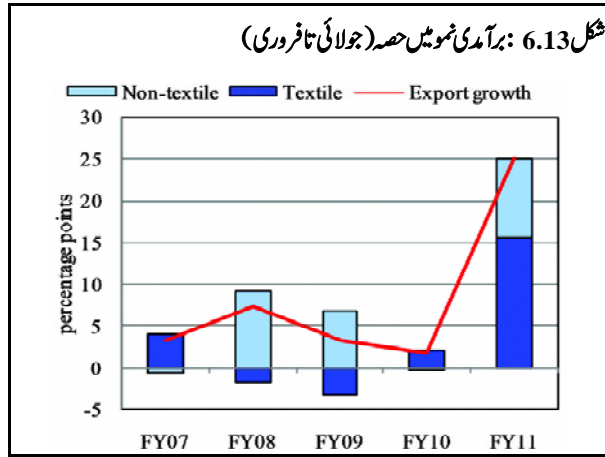
جولائی تا فروری م س 11ء کے دوران ٹیکسٹائل برآمدات کی شاندار نمو اور نان ٹیکسٹائل برآمدات کی معقول نمو کی مدد سے درآمدی مجموعی طور پر 24.6 فیصد رہی جبکہ گزشتہ برس اس عرصے میں 1.9 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ ٹیکسٹائل برآمدات میں اضافہ بیرونی طلب اور درآمدی قیمت بڑھنے سے ہوا۔ نان ٹیکسٹائل مصنوعات کی عمدہ درآمدی کارکردگی کا سبب منڈی کا تنوع اور زیادہ درآمدی نرخ تھے۔ ٹیکسٹائل اور نان ٹیکسٹائل شعبوں کی عمدہ کارکردگی کی بنا پر جولائی تا فروری عرصے میں برآمدات سے 15 ارب ڈالر جیسی بلند سطح پہلی بار حاصل ہوئی (دیکھئے شکل 6.14)۔ یہ رجحان برقرار رہا تو رواں مالی سال برآمدات کا نیاریکارڈ بن سکتا ہے۔



### ٹیکسٹائل گروپ

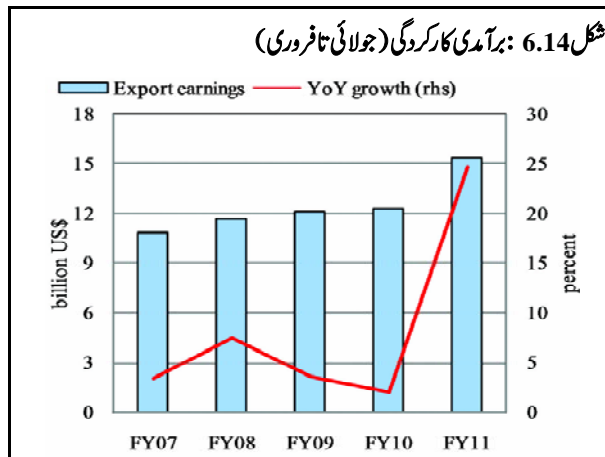
امریکہ اور یورپی یونین ٹیکسٹائل کے اہم درآمد کنندگان ہیں جہاں طلب بہتر ہونے سے ٹیکسٹائل برآمدات کی نمو جولائی تا فروری م س 11ء کے دوران 28.8 فیصد رہی۔ دوسرے لفظوں میں

ٹیکسٹائل برآمدات سے 8.6 ارب ڈالر حاصل ہوئے اور اس میں کم قدر اضافی اور بلند قدر اضافی کے حامل شعبوں کا حصہ تھا۔ کپاس کی کم پیداوار



کے باوجود خام کپاس اور دھاگے سے گزشتہ سال کی نسبت زائد برآمدی رقوم حاصل ہوئیں کیونکہ انہیں اچھے برآمدی نرخ ملے۔

جہاں تک بلند قدر اضافی کے شعبے کا تعلق ہے، واقعاتی شواہد بتاتے ہیں کہ اس شعبے کو گزشتہ دو سال سے طلب اور رسد کے مسائل کا سامنا ہے۔ امریکہ اور یورپی یونین دونوں میں کساد بازاری نے ٹیکسٹائل کی طلب گھٹا دی تھی جس سے برآمدی آرڈر ملنا کم ہو گئے تھے، تاہم طلب میں بتدریج بہتری سے ٹیکسٹائل اور ملبوسات کے اہم برآمد کنندگان بشمول پاکستان کی برآمدات مئی 11ء کی پہلی ششماہی میں بڑھ گئیں (دیکھئے جدول 6.4)۔



جہاں تک رسد سے منسلک مسائل کا تعلق ہے سیالیت کی کمی، خام مال کی قلت اور بجلی کی دیرینہ قلت پیداواری عمل کو بری طرح متاثر کر رہی ہے۔ ان میں سے بعض مسائل کو جزوی طور پر حل کر لیا گیا، خاص طور پر خام مال کی قلت کو دور کرنے کے لیے سوتی دھاگے کی برآمد پر پابندی لگا دی گئی۔

واقعاتی شواہد کے مطابق بعض بڑے برآمد کنندگان نے بجلی کی قلت دور کرنے کے لیے بجلی پیدا کرنے کے اپنے پونٹ نصب کر لیے ہیں۔ کپاس کی عالمی قیمتیں بڑھنے کا بھی زیر جائزہ عرصے کے دوران برآمدی قیمتوں پر مثبت اثر پڑا۔

**جدول 6.4: ٹیکسٹائل اور ملبوسات کی امریکی طلب (جولائی تا دسمبر)**

ملبوسات		ٹیکسٹائل		نمونہ فیصد میں
مئی 11ء	مئی 10ء	مئی 11ء	مئی 10ء	
26.8	-9.5	38.3	2.1	ہنگریش
20.6	-1.3	31.2	-9.1	چین
13.1	-7.2	27	-9.3	بھارت
17.1	-13.5	7.8	-10.7	پاکستان
17.6	-12.4	22.8	-12	دنیا

تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ ٹیکسٹائل شعبے کی تمام اہم مصنوعات کی اکائی قدر اس عرصے میں کپاس کی

بلند عالمی قیمتوں کی وجہ سے بڑھ گئی۔ خام کپاس اور دھاگے کا برآمدی حجم کم ہوا تاہم اکائی قدر میں تیزی سے ہونے والے اضافے نے حجم کی کمی

جدول 6.5: ٹیکسٹائل شعبے کی مصنوعات کا تجزیہ (جولائی تا فروری)			
سال بسال تبدیلی فیصد میں			
اکائی قدر	قدر	حجم	کم قدر کی مصنوعات
106.2	12.9	-45.3	خام کپاس
81.3	44.9	-20.1	سوئی دھاگہ
23.5	33.3	7.9	سوئی کپڑے
13.5	64.2	44.7	آرٹ سلک اور مصنوعی ٹیکسٹائل
بلند قدر کی مصنوعات			
6.5	26.7	19	ہوزری (نٹ ویز)
19.9	16.5	-2.8	بستر کی چادر
7	7.1	0.1	تولے
10	33.7	21.6	تیار ملبوسات

کے اثرات کو منادیا (دیکھئے جدول 6.5)۔ بلند قدر کی تمام مصنوعات کی اکائی قدر اور حجم دونوں بڑھ گئے، صرف بستر کی چادر کا برآمدی حجم کم ہوا (دیکھئے جدول 6.5)۔

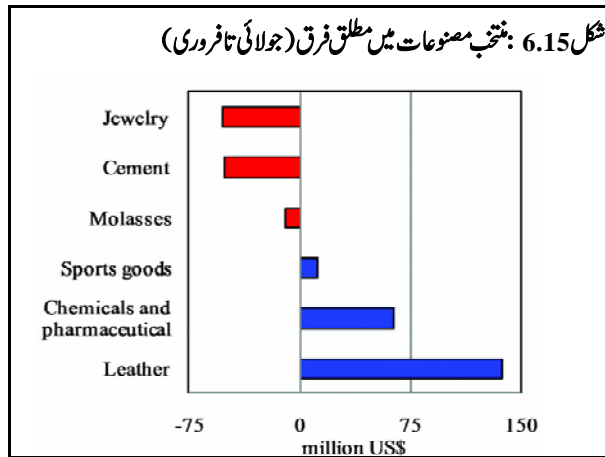
#### نان ٹیکسٹائل شعبہ

تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ نان ٹیکسٹائل شعبے کے خوراک، پیٹرولیم اور دیگر مصنوعات سمیت تمام بڑے گروپوں کی برآمد میں زیر جائزہ عرصے کے دوران نمو ہوئی۔

خوراک کے گروپ میں بنیادی کردار مچھلی اور گوشت کی برآمد نے ادا کیا جن کی سال بسال نمو بالترتیب 27.8 اور 52.6 فیصد رہی۔ مچھلی کا برآمدی حجم زیادہ رہنے سے بلند برآمدی رقوم حاصل ہوئیں۔ شواہد کے مطابق بھاری برآمد مصر کو گئی۔ سعودی عرب کو بھیجے جانے والے گوشت کا برآمدی حجم بڑھنے سے گوشت کی برآمدی رقوم میں اضافہ ہوا، برآمد کنندگان کو بلند اکائی قدر کا بھی فائدہ پہنچا۔ چاول کے کم ہوتے ہوئے برآمدی حجم کی بنا پر اس کی برآمدات اضافے سے قاصر رہیں۔ دراصل چاول کی پیداوار کا گرنا بنیادی سبب ہے۔

پیٹرولیم گروپ کی مستحکم کارکردگی کی واحد وجہ بلند برآمدی نرخ ہیں کیونکہ زیر جائزہ عرصے کے دوران اس گروپ کا برآمدی حجم کم ہوا۔

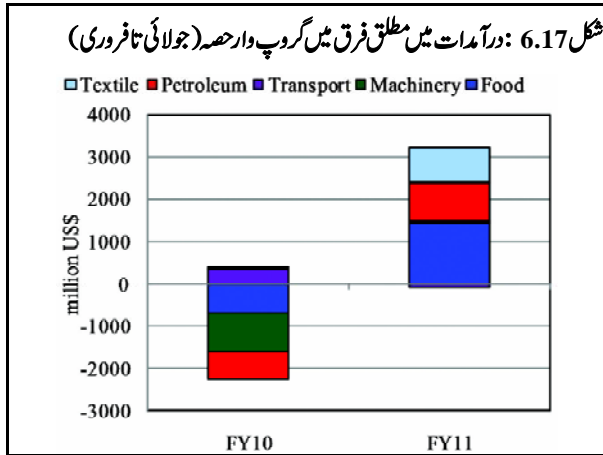
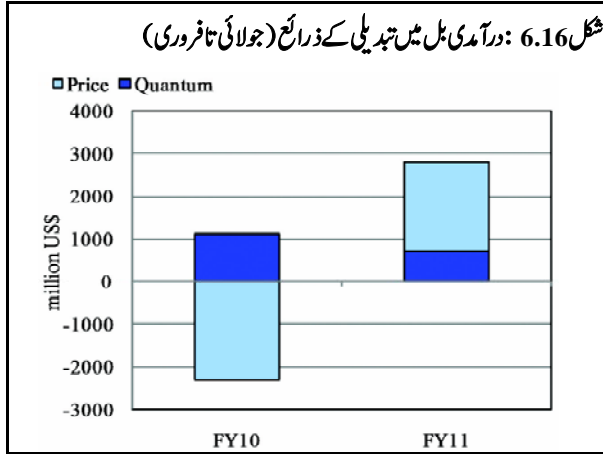
دیگر مصنوعات کے گروپ میں چمڑے، کیمیکلز اور کھیلوں کے سامان کی برآمدات بڑھ گئیں تاہم سیمنٹ، زیورات اور جوتوں کی برآمدات گرنے سے ان کا اثر کسی حد تک زائل ہو گیا (دیکھئے شکل 6.15)۔ چمڑے، کیمیکلز اور انجینئرنگ مصنوعات کی برآمدات بڑھنے کی وجوہات روایتی منڈیوں میں طلب کا بڑھنا، بعض نئی منڈیوں کا حصول اور نسبتاً بہتر برآمدی قیمتیں ہیں۔ دوسری جانب سیمنٹ کی برآمدات گرنے کی وجہ مشرق وسطیٰ کے ملکوں میں طلب کا گرنا ہے۔ اس کے علاوہ چونکہ بھارت میں سیمنٹ کے نئے پیداواری پونٹ لگ چکے ہیں اس لیے زیر جائزہ عرصے کے دوران وہاں بھی سیمنٹ کی برآمد کم ہوئی۔ سیمنٹ کی برآمد



کے سلسلے میں پاکستان کو سعودی عرب کی طرف سے مسابقت کا بھی سامنا ہے۔ شکر کی کم پیداوار کی بنا پر کڑی برآمد بھی کم رہی جبکہ بیرونی طلب گرنے کی وجہ سے زیورات کی برآمد بھی گرنی۔

#### درآمدات

جولائی تا فروری م س 11ء کے دوران درآمدات میں 17.3 فیصد سال بسال نمو ہوئی جس میں بلند درآمدی نرخ اور زائد حجم دونوں کا فرما ہیں جبکہ گذشتہ برس اس عرصے میں درآمدات 8.2 فیصد گر گئی تھیں۔ م س 10ء میں اگرچہ درآمدی حجم بڑھا تھا تاہم درآمدی نرخ اتنے زیادہ گرے ہوئے تھے کہ انہوں نے زائد حجم کے اثرات زائل کر دیے۔ بہر حال م س 11ء میں درآمدی نرخ اور حجم دونوں کے بڑھنے سے درآمدی بل میں اضافہ ہوا (دیکھئے شکل 6.16)۔



گروپ وار تجزیے سے معلوم ہوتا ہے کہ زیر جائزہ عرصے کے دوران ٹرانسپورٹ گروپ کے سوا دیگر تمام بڑے گروپوں کی درآمدات میں خاصا اضافہ ہوا (دیکھئے شکل 6.17)۔ درآمدی اخراجات بڑھانے میں غذائی گروپ کا حصہ سب پر بھاری رہا۔ ٹیکسٹائل گروپ کی درآمدات میں بھی کافی اضافہ دیکھا گیا کیونکہ کپاس کی ملکی پیداوار کم ہوئی تھی۔ دوسرے کپاس کی بلند قیمتیں بھی درآمدی بل مزید بڑھانے کا باعث بنیں۔ اسی طرح خام تیل کی نسبتاً بلند قیمتوں سے پیٹرولیم گروپ کی درآمدات بڑھ گئیں۔

غذائی گروپ کے تجزیے سے معلوم ہوتا ہے کہ درآمدات بڑھنے میں زیادہ کردار شکر، پام آئل، اور دالوں کا تھا (دیکھئے جدول 6.6)۔ ملک میں شکر کی قلت کی بنا پر درآمدی شکر پر انحصار بڑھ گیا۔ پام آئل کی درآمدی ڈیوٹی<sup>9</sup> کم ہونے سے درآمدی حجم بڑھ گیا، دوسری طرف اس کی بڑھتی ہوئی قیمتوں نے درآمدی بل پر اضافی دباؤ ڈالا۔

<sup>9</sup> خام پام آئل پر درآمدی ڈیوٹی 8 ہزار روپے فی میٹرک ٹن سے گھٹا کر 7 ہزار روپے فی میٹرک ٹن کر دی گئی تھی۔

جدول 6.6: غذائی درآمدات میں روپے کے ذرائع (جولائی تا فروری)			
ملین ڈالر			
مجموعی روپے	قیمت کا اثر	حجم کا اثر	
39.4	30.9	8.5	دودھ کی مصنوعات
5.2	-0.9	6.1	میوے
40.2	1.2	39	چائے
27.3	17.1	10.2	مسالہ جات
414.8	217.1	197.6	پام آئل
536.6	163.2	373.4	شکر
119.5	40.4	79.1	دالیں

جولائی تا فروری م س 11ء کے دوران پیٹرولیم گروپ کی درآمدات میں 908 ملین ڈالر اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ برس اس عرصے میں درآمدی اخراجات 650 ملین ڈالر کم ہو گئے تھے۔ حالیہ اضافے میں اہم عنصر درآمدی نرخوں کا بڑھنا ہے۔ جولائی تا فروری م س 11ء کے دوران اوسط درآمدی نرخ 577 ڈالر فی میٹرک ٹن رہے جو کہ م س 10ء کے دوران 494 ڈالر فی میٹرک ٹن تھے۔

ٹیکسٹائل گروپ کی درآمدات زیر جائزہ عرصے کے دوران 74.7 فیصد بڑھ گئیں جس میں بلند برآمدی حجم اور بلند نرخ دونوں کا فرما ہیں۔ ملک میں تباہ کن سیلاب کے باعث کپاس کی قلت<sup>10</sup> نے درآمدی کپاس پر انحصار بڑھایا جبکہ کپاس کی بڑھتی ہوئی عالمی قیمتوں سے درآمدی بل مزید بڑھ گیا۔

جولائی تا فروری م س 11ء کے دوران مشینری گروپ کی درآمدات میں 0.3 فیصد نمو ہوئی جس میں زیادہ حصہ ٹیکسٹائل مشینری اور ٹیلی مواصلات کی مشینری کا تھا۔ ٹیکسٹائل مشینری کی درآمد درآمدی ڈیوٹی کے خاتمے کے بعد سے ستمبر 2009ء<sup>11</sup> سے بڑھ رہی ہے۔ طویل مدتی ماکاری سہولت<sup>12</sup> میں ٹیکسٹائل مشینری کی شمولیت سے بھی اس کے درآمد کنندگان کو آسانی ہوئی۔ سیلولرفون کی بلند طلب کے باعث ٹیلی مواصلات کی درآمدات بھی بڑھ گئیں۔

ٹرانسپورٹ گروپ کی درآمدات 7.3 فیصد گر گئیں جس کی بنیادی وجہ جہازوں، بحری جہازوں اور کشتیوں اور دیگر ذرائع نقل و حمل کے زمرے میں ہونے والی کمی تھی۔ دوسری جانب روڈ پر چلنے والی گاڑیوں کی درآمد بلند ملکی طلب کے باعث 14.1 فیصد بڑھ گئی۔

جولائی تا فروری م س 11ء کے دوران زرعی اور کیمیکل گروپ کی بھی درآمدات کم ہوئیں جس کی اہم وجہ کھاد کی درآمد کا گرنا ہے۔ واضح رہے کہ ملک میں کھاد کی پیداوار بڑھنے سے اس کی درآمد پر انحصار کم ہو گیا ہے۔

<sup>10</sup> تخمینے کے مطابق کپاس کی پیداوار میں 1.2 ملین کھانوں کی کمی ہوگی۔

<sup>11</sup> ٹیکسٹائل مشینری پر درآمدی ڈیوٹی 5 فیصد تھی جو ایل س آر 2009 / (I) 809 مؤرخہ 19 ستمبر 09ء کے تحت ختم کر دی گئی تھی۔

<sup>12</sup> ایل س ایم ای ایف ڈی سرکولر نمبر 3 ہر اے 2010ء